عید میلاد النبی کی

شرعی حیثیت

فتویٰ الشیخ

عبدالعزیز بن باز و محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ

مشتاق احمد کریمی

موسس وصدر الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی کٹیہار، بہار

طابع و ناشر

الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی کٹیہار، بہار

پوسٹ بکس نمبر (۲۲) ضلع کٹیہار پن کوڈ (۸۵۴۱۰۵)، بہار

ٹیلی فون: ۲۳۴۹۳۲، فیکس نمبر: ۲۲۵۸۹۶، سٹی کوڈ: ۰۶۴۵۲

سلسلہ مطبوعات الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی کٹیہار (۱۲)

نام کتاب : **عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت**

مولف : عبدالعزیز بن باز والعثیمین ترجمہ: مشتاق احمد کریمی

سن طبع اول : ۲۰۰۴ء

صفحات : ۲۰

تعداد : ۱۱۰۰

تقسیم کار : معہد حفصہ بنت عمر حاجی پور، کٹیہار ۸۵۴۱۰۵

پروڈکشن : الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی کٹیہار، بہار فون ۲۲۵۸۹۶

کمپوزنگ : مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

طابع : سرورق ڈیزائن :

قیمت : ۵ روپئے

ملنے کا پتہ: ۱۔ معہد حفصہ بنت عمر حاجی پور، کٹیہار، بہار ۸۵۴۱۰۵۔

۲۔ اپنا کتب خانہ، ایم جی روڈ کٹیہار، بہار ۸۵۴۱۰۵۔

۳۔ جنزل کتاب گھر، ایم جی روڈ کٹیہار، بہار ۸۵۴۱۰۵۔

۴۔ مکتبہ ترجمان، مرکزی جمعیت اہل حدیث ۴۱۱۶ جامع مسجد دہلی ۶۔

۵۔ مکتبہ جامعہ ابن تیمیہ، مسجد کالے خان، دریا گنج، نئی دہلی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلا د النبی کی شرعی حیثیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہِ وَصَحْبِہِ وَمَنِ اھْتَدیٰ بِھُدَاہُ ، أَمَّا بَعْدُ:

بہت سارے لوگوں کی طرف سے یہ سوال بار بار پوچھا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں آپ ﷺ کے یومِ پیدائش کی مناسبت سے محفلِ میلاد منعقد کرنا اور محفل کے اخیر میں قیام کرنا اور آپ ﷺ پر سلام پڑھنا جو اس موقع پر کیا جاتا ہے، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے، آیا جائز ہے، یا ناجائز؟

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے، یا آپ ﷺ کے علاوہ کسی بھی دوسرے شخص کے یومِ پیدائش پر محفلِ میلاد وعرس منعقد کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے جو دین میں ایجاد کرلی گئی ہے۔ بدعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ نے، اور نہ آپ ﷺ کے خلفاء راشدین نے، اور نہ ان کے علاوہ کسی اور صحابی نے، حتیٰ کہ کسی بھی تابعی نے خیر القرون میں نہیں کیا ہے، حالانکہ خیر القرون کے لوگ بعد والوں کے مقابلہ میں سنت کو زیادہ جاننے والے، نبی کریم ﷺ سے زیادہ محبت وعقیدت رکھنے والے اور آپ ﷺ کی شریعت پر زیادہ عمل کرنے والے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَنْ أحْدَثَ فِیْ أمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ**﴾ (بخاری: ۳/ ۱۶۷، مسلم: ۵/ ۱۳۲) ''جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کرے جو

دین میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے"۔ نیز نبی کریم ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: ﴿عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ﴾ (صحیح، احمد۴/ ۱۲۶، ابوداؤد: ۴۶۰۷، ترمذی: ۲۶۷۶، ابن ماجہ: ۴۲) "تم میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے کچلی کے دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو، اور تم نئی ایجاد کردہ باتوں سے اجتناب کرو، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

مذکورہ بالا دونوں حدیث پاک میں بدعت ایجاد کرنے اور اس پر عمل کرنے پر سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷) "اور تمہیں جو کچھ رسول دیں، لے لو اور جس سے روکیں، رک جاؤ"۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (النور: ٦٣) "جو لوگ حکمِ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے، یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے"۔ نیز ارشاد ربانی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوْ اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْراً﴾ (الاحزاب: ۲۱) "یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں

بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے''۔ نیز ارشاد الٰہی ہے: ﴿وَالسَّابِقُوْنَ الأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِىْ تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ:١٠٠) ''اور جو مہاجرین وانصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے''۔ نیز ارشاد باری ہے: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْناً﴾ (المائدہ:٣) ''آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا''۔ اس کے علاوہ بھی اس معنیٰ ومفہوم کی اور بہت ساری آیات کریمہ ہیں۔

اور اس طرح کے میلاد کو ایجاد کرنے سے یہی سمجھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین کو مکمل نہیں کیا اور نبی کریم ﷺ نے وہ ساری بات امت تک نہیں پہنچائی جو اس کے لئے لائقِ عمل تھی، یہاں تک کہ یہ متاخرین لوگ آئے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت میں وہ باتیں ایجاد کر دیں جن کی اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی۔ ان کے خیال میں میلاد ان باتوں میں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا تقرب

حاصل ہوتا ہے۔ اوراس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات نہایت ہی خطرناک ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ ہی پر نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ پر بھی اعتراض کرنا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اوران پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے امت کو دین کی ساری بات پہنچا دی تھی اور آپ ﷺ نے ہر وہ راستہ جو جنت تک پہنچائے اور جہنم سے دور کر دے، امت کو بتا دیا تھا، جیسا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ حَقاً عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَىٰ خَيْرِ مَا يُعَلِّمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يُعَلِّمُهُ لَهُمْ**﴾ (مسلم) ''اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں مبعوث فرمایا، مگراس کا یہ فریضہ تھا کہ وہ اپنی امت کو ہر وہ خیر کا کام بتا دے جو اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا تھا، اور امت کو ہر وہ شر سے ڈرا دے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو تعلیم دی تھی''۔

اور یہ معلوم ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ افضل الانبیاء اور خاتم الرسل ہیں اور امت کی خیر خواہی اور دین کی تبلیغ میں سب رسولوں سے کامل ہیں۔ اگر یومِ پیدائش پر محفل منعقد کرنا دین کا کام ہوتا اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ امت کو یہ بات ضرور بتا دیتے، یا آپ اپنی حیات مبارکہ میں ضرور کرتے، یا آپ ﷺ کے بعد آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ضرور کرتے۔ اور جب یہ کام ان میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے، تو معلوم ہوا کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ اسلام کا کام ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ان بدعات میں سے ایک ہے جن سے

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ڈرایا ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا دونوں حدیث پاک میں آپ ملاحظہ کر آئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ بھی دیگر بہت ساری حدیث اس معنیٰ ومفہوم کی آئی ہیں۔ اور ایک حدیثِ پاک میں تو یہاں تک آیا ہے کہ آپ ﷺ خطبۂ جمعہ میں یہ بیان کرتے تھے: ﴿**أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ**﴾ (مسلم) ''اما بعد: بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدترین کام نیا ایجاد کردہ کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

اس معنیٰ ومفہوم کی آیات واحادیث بکثرت ہیں اور علماء کی ایک بڑی جماعت نے مذکورہ دلائل کی روشنی میں پوری صراحت کے ساتھ محفلِ میلاد کا انکار کیا ہے اور اس بدعت سے امت کو ڈرایا ہے۔ لیکن بعض متاخرین علماء نے محفلِ میلاد کو اس شرط پر جائز قرار دیا ہے کہ اس میں کسی بھی طرح کا منکر اور ناجائز کام نہ ہو، مثلاً نبی کریم ﷺ کے بارے میں غلو، عورتوں اور مردوں کا اختلاط، آلاتِ لہو ولعب اور رقص وطرب اور موسیقی کا استعمال، جن کا شریعت مطہرہ انکار کرتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ محفلِ میلاد بدعت حسنہ ہے۔ اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ اہلِ اسلام جب کسی معاملہ میں اختلاف کریں، تو اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر پیش کیا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنْكُمْ، فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ**

الْآخِرِ، ذٰلِکَ خَیْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِیْلاً ﴾ (النساء:۵۹)''اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالیٰ کی، اور فرماں برداری کرو رسول ﷺ کی، اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو، تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے''۔ نیز ارشاد ربانی ہے: ﴿**وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُهُ إِلیٰ اللّٰهِ**﴾ (الشوریٰ:۱۰)''اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو، اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے''۔

اس حکمِ ربانی کے مطابق ہم نے محفلِ میلاد منعقد والے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پیش کیا، تو ہم نے پایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا حکم دیتی ہے اور ہر اس کام سے ڈراتی ہے جس سے آپ ﷺ نے منع کیا ہے، اور یہ بھی بتلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو امت کے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور یہ محفلِ میلاد ان کاموں میں سے نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے ہیں۔ پھر یہ وہ دین نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مکمل کر دیا ہے اور ہمیں جس میں نبی کریم ﷺ کے اتباع کا حکم دیا ہے۔

نیز ہم نے محفلِ میلاد والے معاملہ کو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر پیش کیا، تو ہم نے آپ ﷺ کی سنت میں نہیں پایا کہ آپ ﷺ نے خود محفلِ میلاد منعقد کیا ہے، اور نہ اس کا حکم دیا ہے، اور نہ آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ یہ محفلِ میلاد دین کا کام نہیں ہے، بلکہ نئی ایجاد کردہ بدعت والا

کام ہے۔اس کے علاوہ یہ محفلِ میلاد یہود ونصاریٰ کی عیدوں میں مشابہت ہے۔

اس تفصیل سے ہر ادنیٰ بصیرت والے شخص پر جو حق کا طالب ہے اور اپنی طلب میں سچا ہے، یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ محفلِ میلاد منعقد کرنا دین اسلام کا کام نہیں ہے، بلکہ نئی ایجاد کردہ بدعت کا کام ہے، جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے خوف دلایا ہے اور اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ایک عقل مند آدمی کے لئے ہرگز یہ مناسب نہیں ہے کہ تمام ملکوں میں محفلِ میلاد منعقد کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر دھوکہ کھا جائے، کیونکہ حق کی پہچان ومعرفت عمل کرنے والوں کی کثرت سے نہیں ہوتی، بلکہ شرعی دلیلوں سے ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے سلسلہ میں فرمایا: ﴿**وَقَالُوْا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُوْداً أَوْ نَصَارىٰ ، تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ، قَلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ**﴾ (البقرہ:۱۱۱) ''وہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاریٰ کے علاوہ اور کوئی نہ جائے گا، یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو، تو کوئی دلیل پیش کرو''۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِيْ الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**﴾ (الانعام:۱۱۶) ''اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں، تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں گے''۔

پھر یہ محفلِ میلاد بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے ناجائز اور منکر باتوں سے خالی بھی نہیں ہے، مثلاً مردوں اور عورتوں کا اختلاط، گانے وباجے، آلات موسیقی، شراب اور مخدرات نوشی وغیرہ، اور ان باتوں سے بڑھ کر ان محفلوں میں

اکثر شرک اکبر کا ارتکاب بھی ہوتا ہے، اور وہ ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے علاوہ دیگر اولیاء کرام کے بارے میں غلو، آپ ﷺ سے سوال کرنا، مدد طلب کرنا، فریاد کرنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے تھے وغیرہ شرکیہ امور جو اکثر ان محفلوں میں نیز دوسرے اولیاء کرام کے عُرسوں میں پائے جاتے ہیں، جبکہ نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِيْ الدِّيْنِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِيْ الدِّيْنِ**﴾ (نسائی/مناسک: ۲۱۷) ''تم لوگ دین میں غلو سے اجتناب کرو، کیونکہ تم سے پہلی امتوں کو اسی دین میں غلو نے تباہ کردیا ہے''۔ نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**لَاتُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارىٰ ابْنَ مَرْيَمَ، إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ**﴾ (بخاری: ۳۴۴۵) ''تم مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بڑھادیا تھا، یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں ،اس لئے مجھے صرف اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو''۔

اور تعجب خیز اور افسوسناک بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس قسم کی بدعتی محفلوں میں شرکت وحاضری میں بڑی چستی اور خصوصی اہتمام کا مظاہرہ کرتے ہیں، نیز اس کی حمایت اور دفاع میں لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں، مگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور جمعہ میں حاضری وغیرہ فرائض سے پیچھے رہتے ہیں اور اس کے لئے وہ سر تک نہیں اٹھاتے اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ منکر عظیم ہے۔ اس میں دو رائے نہیں کہ یہ سب قلتِ بصیرت، ضعفِ ایمان اور گناہ و معاصی کی وجہ سے دلوں پر

زنگ کی کثرت کے سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سارے مسلمان بھائیوں کو اس سے محفوظ رکھے۔

محفلِ میلاد کی منکر اور باطل باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں، اور اسی لئے وہ لوگ آپ ﷺ کے استقبال میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو سلام وخوش آمدید اور مرحبا کہتے ہیں۔ یہ ایک عظیم باطل وفاسد عقیدہ ہے اور بدترین جہالت بھی، کیونکہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک سے قیامت سے پہلے نہیں نکلیں گے اور نہ کسی انسان سے ملیں گے اور نہ کسی مجلس میں حاضر ہوں گے، بلکہ آپ اپنی قبر مبارک میں قیامت قائم ہونے تک مقیم رہیں گے اور آپ ﷺ کی روح اپنے رب کے پاس اعلیٰ علیین کے دارالکرامت میں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ المومنون میں فرمایا: ﴿**ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ، ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ**﴾ (المومنون: ۱۵ تا ۱۶) ''اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے''۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿**أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ**﴾ (مسلم: ۵۹۴۰) ''قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا، اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی''۔ آپ ﷺ پر اپنے رب کی طرف سے لاکھوں درود وسلام۔

مذکورہ آیت کریمہ اور حدیث پاک اور اس معنیٰ ومفہوم کی دوسری آیات

واحادیث اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے علاوہ دیگر تمام وفات یافتہ لوگ قیامت کے دن ہی اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے۔ اوراس پر تمام علماء کا اجماع ہے، اس میں کسی ایک عالم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان باتوں سے باخبر رہے اوران بدعات وخرافات سے دور رہے اور خوف کھائے جو جاہل اوران جیسے لوگوں نے ایجاد کر لی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی سند ودلیل نہیں اتاری ہے۔ اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور اسی پر بھروسہ کیا جاتا ہے اوراس کے بغیر کوئی طاقت وقوت نہیں۔

جہانتک نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی بات ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرانے والی باتوں میں سب سے افضل اور نیک اعمال میں سب سے عمدہ واشرف عمل ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿**إِنَّ اللّٰهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلىٰ النَّبِيِّ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً**﴾ (الاحزاب:٥٦) ''اللہ تعالیٰ اوراس کے ملائکہ اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو''۔

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَنْ صَلىّٰ عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلىّٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً**﴾ (مسلم) ''جو مجھ پر ایک بار درودہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے''۔ اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا ہر وقت جائز ہے اور ہر نماز کے آخر میں پڑھنا مزید تاکیدی حکم ہے، بلکہ ایک جماعت کے نزدیک ہر نماز کے آخری تشہد میں آپ ﷺ پر درود پڑھنا واجب ہے، اور

دوسرے بہت سارے اوقات میں سنت مؤکدہ ہے، مثلاً اذان کے بعد، آپ ﷺ کے نام کا ذکر آنے کے بعد، جمعہ کی رات اور دن کے اوقات میں، جیسا کہ اس سلسلہ میں بہت ساری احادیث دلالت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور سارے مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا کرے، دین پر قائم ودائم رکھے اور سب پر یہ احسان کرے کہ وہ سنت کو لازم پکڑیں اور بدعت سے ڈریں اور اس سے کوسوں دور رہیں۔ **إِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ وَصَلىّٰ اللّٰهُ عَلىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.**

عبدالعزیز بن باز

مفتی اعظم، سعودی عرب

عیدمیلا دالنبی دین میں ایک نئی بدعت ہے

شیخ محمد بن صالح العثیمین سے عیدمیلا دالنبی کے شرعی حکم کے بارے میں سوال کیا گیا،تو شیخ موصوف نے جواب میں فرمایا:

ہمارا عقیدہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپ کی ایسی تعظیم وتکریم نہ کرے، جو آپ کے حق میں موزوں تر اور آپ کے شایانِ شان ہو۔ اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت ۔ دھیان دیں، میں آپ ﷺ کی پیدائش نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ آپ ﷺ کی بعثت کہہ رہا ہوں ۔ کیونکہ بعثت کے بعد ہی رسول ہوتا ہے، جیسا کہ اہلِ علم نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ''إقْــــرَأ'' سے نبی بنایا گیا اور ''اَلْمُدَّثِّرُ'' سے رسول بنایا گیا۔ اوراس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت پوری انسانیت کے لئے خیر وبرکت کا باعث ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعاً الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، لاَ إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِ الَّذِيْ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَــدُوْنَ﴾ (الاعراف:١٥٨) '' آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اورزمین میں ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اوراس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اوراس کے

احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ پر آجاؤ''۔

اور جب بات یہی ہے تو نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم، آپ ﷺ کا ادب واحترام، آپ ﷺ کو امام ومقتدا بنانے میں یہ امر داخل ہے کہ ہم آپ ﷺ کے بتائے ہوئے عبادات کے طریقوں سے سرِ مو تجاوز نہ کریں جو آپ ﷺ نے ہمارے لئے مشروع کئے ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ ﷺ نے اپنی امت کو خیر وفلاح کی ساری بات بتا دی اور شر وفتنہ کے سارے امور سے اپنی امت کو ڈرا دیا اور بیان کر دیا۔ اسی طرح ہمیں یہ حق نہیں ہے جب ہم آپ ﷺ کو امام ومقتدا مان چکے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی پیدائش پر، یا آپ ﷺ کی بعثت پر عید وخوشی منا کر آپ سے آگے نکل جائیں۔ اور عید کا مطلب ہی ہوتا ہے کہ خوشی، فرح وسرور اور تعظیم وتکریم کا اظہار۔ اور ان ساری باتوں کا شمار عبادات میں ہوتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ہرگز یہ جائز و درست نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ عبادات کے طریقے بنالیں۔ یہ اختیار تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے پاس ہے۔ اس وضاحت سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عید میلاد النبی کا شمار بدعت میں ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ**﴾ ''ہر بدعت گمراہی ہے''۔ یہاں نبی کریم ﷺ نے ایک عام لفظ استعمال فرمایا ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر جانتے تھے کہ آپ کیا لفظ استعمال فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ اپنے کلام میں سب سے زیادہ فصیح وبلیغ تھے اور اپنی ہدایت ورہنمائی

کرنے میں سب سے زیادہ امت کے خیرخواہ تھے۔اوراس بات میں ادنیٰ سا بھی شک نہیں کیا جاسکتا۔اب غور کا مقام ہے کہ نبی کریمﷺ نے اپنے اس کلام میں بدعت کی کسی بھی شکل، یا نوع کو مستثنیٰ نہیں فرمایا کہ بدعت کی فلاں شکل گمراہی نہیں ہے۔اور یہ سب کومعلوم ہے کہ گمراہی ہدایت کی ضد ہے۔اوریہی سبب ہےامام نسائی رحمہ اللہ کی روایت میں آخر میں اس جملہ کا بھی اضافہ ہے:﴿**كُلُّ ضَلَالَةٍ فِيْ النَّارِ**﴾ ''اور ہر گمراہی دخولِ جہنم کا سبب ہے''۔

چنانچہ نبی کریمﷺ کے یومِ پیدائش پرمحفلِ میلاد اگر اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول محمدﷺ کے نزدیک پسندیدہ بات ہوتی ،تو وہ شریعت بن جاتی ، اور جب شریعت بن جاتی ،تو ضرور محفوظ ہوجاتی ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کی حفاظت کی ضمانت لی ہے، اور جب محفوظ ہوجاتی ،تو خلفاء راشدین اسے ترک نہ کرتے ، اور نہ دوسرے صحابۂ کرام چھوڑتے اور نہ تابعین چھوڑتے اور نہ تبع تابعین۔اور جب امت کے ان تینوں ادوار کے سارے مسلمانوں نے محفلِ میلاد منعقد نہیں کی ،تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ یہ دین کا کام نہیں ہےاور نہ دین میں سے ہے۔اس لئے میں تمام مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس طرح کی باتوں سے مکمل اجتناب کریں جن کی مشروعیت اور جواز نہ کتاب اللہ سے ثابت ہےاور نہ سنتِ رسول اللہﷺ سے واضح اور نہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے عیاں۔ اور ہراس بات پر اپنی توجہ مرکوز کریں جس کا فرض یا سنت ہونا شریعت سے ظاہر وباہر ہےاوروہی سب کے لئے کافی ہے۔اسی میں دل کا صلاح ،فرد کی اصلاح اور

پورے معاشرہ کی سعادت وکامرانی ہے۔ اور اگر آپ اس قسم کے بدعت کے شیدا ورسیا لوگوں کے حالات پر غور کریں، تو آپ ان کو بہت ساری سنتوں کے تارک، بلکہ بہت سارے فرائض وواجبات میں کوتاہ پائیں گے۔ اور یہ ایسا امر ہے کہ جس سے ہر مسلمان کو چوکنا و بیدار رہنا ضروری ہے، تاکہ وہ ان تمام باتوں کی پابندی پر قائم ودائم رہے، جن کے جواز کا ثبوت ہو۔

اس سے قطع نظر کہ ان محفلِ میلاد میں نبی کریم ﷺ کے بارے میں ایسا افراط وغلو پایا جاتا ہے جو آدمی کو شرک اکبر تک لے جاتا ہے اور اسے ملتِ اسلام سے خارج کردیتا ہے۔ اور جس شرک کے خلاف خود نبی کریم ﷺ لوگوں سے جنگ کرتے تھے اور جس کی وجہ سے ان کا خون واولاد اور مال مباح ہوجاتا تھا۔ کیونکہ ان محفلوں میں ایسا قصیدہ اور ایسی نعت خوانی ہوتی ہے، جس سے یقیناً آدمی ملتِ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ وہ حضرات بوصیری کے یہ اشعار بکثرت پڑھتے ہیں:

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ أَلُوْذُ بِهِ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

إِنْ لَمْ تَكُنْ آخِذًا يَوْمَ الْمَعَادِ يَدِیْ صَفْحاً وَإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

''اے مخلوق میں سب سے بڑھ کر داد ودہش والے! عام مصیبت درپیش ہونے کے وقت تیرے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے کہ میں جس کی پناہ لوں۔ اگر تو قیامت کے دن عالی ظرفی کے ساتھ میرا ہاتھ نہ پکڑے، تو تو کہہ دے'' اے قدم پھسل کر (جہنم میں) گرنے والا''۔ کیونکہ تیرے جود وکرم میں دنیا اور اس کی سوکن آخرت بھی ہے، اور تیرے علوم میں لوح وقلم کا علم بھی ہے''۔

اس طرح کی تعریف وتوصیف اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے جائز و درست نہیں ہے۔ ہمیں تو اس آدمی پر انتہائی تعجب ہوتا ہے جو ان اشعار کو پڑھتا ہے، اگر وہ ان کا معنیٰ ومفہوم سمجھتا ہے تو کیسے اس کا ضمیر گوارہ کرتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے کہے: ''تیرے جود وکرم میں دنیا اور اس کی سوکن آخرت ہے''۔ اس میں ''من'' تبعیض کی ہے اور دنیا سے مراد یہی دنیا ہے اور **''ضرتھا''** سے مراد آخرت ہے۔ جب دنیا وآخرت دونوں نبی کریم ﷺ کے جود وسخا میں سے ہیں اور یہ دونوں آپ ﷺ کے جود وکرم کا بعض حصہ ہیں، کل نہیں ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کے پلے میں کیا باقی رہ گیا؟ اللہ کے لئے تو موجودات میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچا، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ اور یہی افراط وغلو ''تیرے علوم میں سے لوح وقلم کا علم بھی ہے'' میں موجود ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اب کون سا علم باقی بچ جائے گا، جب نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے کہا جائے کہ تیرے پاس لوح وقلم کا علم ہے؟۔ اے میرے پیارے مسلمان بھائی! آپ اس طرح کے افراط وغلو سے اجتناب کریں، اگر آپ کو اللہ کا خوف ہے تو نبی کریم ﷺ کو وہ مقام ومرتبہ دیں جو اللہ نے خود آپ کو عطا کیا ہے۔ اور وہ ہے آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ورسول ہونا۔ اس لئے آپ بھی کہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپ ﷺ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھیں جو آپ ﷺ کے رب نے سب لوگوں کو پہنچانے کا حکم دیا تھا: ﴿**قُلْ لاَ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلاَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ، وَلاَ أَقُوْلُ إِنِّيْ مَلَكٌ، إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحىٰ إِلَيَّ**﴾ (الانعام:

۵۰)''آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں''۔ اور جس کی تبلیغ کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا: ﴿قُلْ إِنِّیْ لاَ أَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَلاَ رَشَداً﴾ (الجن: ۲۱)''کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان ونفع کا اختیار نہیں''۔ نیز اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مزید تبلیغ کا یہ حکم دیا: ﴿قُلْ لَنْ یُجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُوْنِہِ مُلْتَحَداً﴾ (الجن: ۲۲)''کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا''۔ یہاں تک کہ بالفرض اگر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی چیز کا ارادہ کرے تو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں آپ ﷺ کو پناہ نہیں دے سکتا۔

حاصل یہ کہ عید میلاد النبی نہ صرف یہ کہ یہ دین میں ایک نئی بدعت ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسی منکر باتیں پائی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک تک پہنچا دیتی ہیں۔ اور ہم ان بدعات وخرافات سے بے نیاز ہیں، کیونکہ ہمارے پاس وہ پاکیزہ شریعت موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ نے ہمیں دی ہے۔ اسی میں قلوب، ملکوں اور سارے بندوں کی سعادت وکامرانی ہے۔

﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلاَمٌ عَلیٰ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾

محمد بن صالح العثیمین